یہ بیان تفصیل طلب ہے کہ ان جامعات میں نصاب بناتے وقت کیا تصور سامنے رکھا گیا کیونکہ اس کا محل یہ تبصرہ نہیں، بلکہ ایک الگ مقالہ ہی ہوسکتا ہے۔

کتاب العروج اوّل تا آخر توجہ کے ساتھ مطالعہ چاہتی ہے۔ مصنف نے قرآنی علمی سفر کو ادبی جاذبیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس کتاب کو ہر مسلم تعلیمی ادارے کے کتب خانے میں ہونا چاہیے اور علوم اسلامی کے طلبہ کے لیے اس کا مطالعہ لازمی ہونا چاہیے۔ اس کتاب کی پیش کاری جس اعلیٰ درجے کی ہے، بیان نہیں کی جاسکتی۔ دیکھ کر ہی یقین کیا جاسکتا ہے۔ دبیز آرٹ پیپر کے بڑے سائز (۲۰x۳۰/ ۸) کے ۲۴۴ صفحات میں عروج کی داستان آلات، کتب، اور شخصیات کی تصاویر سے مزین پیش کی گئی ہے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

اُردو میں اسلامی ادب کی تحریک، مہراختر وہاب۔ ناشر: پورب اکادمی، اسلام آباد۔ فون: ۵۸۱۹۴۱۰-۰۵۱۔ صفحات: ۲۵۱۔ قیمت: ۲۹۵ روپے۔

اُردو زبان و ادب کا مزاج بنیادی طور پر دینی اور اخلاقی ہے (سیکولر نہیں)۔ ۱۹۳۶ء میں چند اشتراکیت پسند ادیبوں نے انجمن ترقی پسند مصنفین کے نام سے جو انجمن قائم کی اس کا بنیادی مقصد 'ادب برائے زندگی' کے بجاے ادب برائے 'تبلیغ و ترویج اشتراکیت' تھا۔ انجمن ترقی پسند مصنفین سے پہلے سرسید تحریک اور رومانوی تحریک باقاعدہ انجمنیں یا تنظیمیں نہیں تھیں، جب اشتراکیوں نے باقاعدہ انجمن کی بنا ڈالی تو چند سال بعد اسلامی، دینی اور اخلاقی فکر کا احساس رکھنے والے ادیبوں نے بھی انجمن قائم کرنے کا فیصلہ کیا، اور یوں چالیس کے عشرے (کے شروع) میں غالباً لکھنؤ میں 'حلقۂ ادب اسلامی' قائم ہوا۔ اسلام پسند مصنفین کی کوششوں سے تقسیم ہند کے بعد اسے 'ادارہ ادب اسلامی ہند' کا نام دیا گیا جو اب تک قائم ہے اور اپنا نمایندہ ادبی پرچہ ماہنامہ پیش رفت شائع کرتا ہے۔

پاکستان میں حلقۂ ادبِ اسلامی ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ کراچی میں قائم ہوا اور مختلف شہروں میں اس کی شاخیں قائم ہوئیں اور حلقے کے باقاعدہ اجلاس ہونے لگے۔ جہانِ نو کراچی میں ان اجلاسوں کی رودادیں اور حلقے سے متعلق دیگر خبریں چھپتی تھیں۔

تا حال تحریکِ ادب اسلامی یا حلقۂ ادب اسلامی کی مبسوط تاریخ نہیں لکھی گئی، معدودے چند مضامین ملتے ہیں یا بعض لوگوں کی یادداشتوں میں یا اِکا دُکا ادبی تاریخوں میں اس کا ذکر ملتا

ہے۔ ۱۹۸۴ء میں شعبہ اُردو اورینٹل کالج لاہور کے استاد جناب تحسین فراقی نے اس موضوع پر ایم اے کا ایک مقالہ لکھوایا تھا جسے مقالہ نگار نے تقریباً ربع صدی بعد زیرنظر کتاب کی صورت میں شائع کرایا ہے۔ اس کے بعد بھی اس موضوع پر کئی چیزیں سامنے آئی ہیں: مثلاً ادب اسلامی (نظریاتی مقالات) مرتبہ: محمد نجات اللہ صدیقی یا ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالات از صائمہ ناز انصاری (کراچی یونی ورسٹی) جو ہنوز غیر مطبوعہ نہیں۔

تحقیقی مقالے عموماً تین درجوں کے ہوتے ہیں: ایم اے ایم فل اور پی ایچ ڈی۔ ایم اے کا مقالہ عموماً ابتدائی اور نسبتاً کم تر درجے کا اور تعارفی نوعیت کا سمجھا جاتا ہے لیکن مہراختر وہاب کا ایم اے کا زیرنظر مقالہ بہت اچھا اور آج کل کے ایم فل کے مقالوں کے درجے کا ضرور ہے۔ انھوں نے اسلامی ادب کی روایت اور تحریک کی نظریاتی بنیادوں پر بات کی ہے۔ پھر اسلامی ادب کے شعری، افسانوی اور تنقیدی سرمایے کا جائزہ لیا ہے جو اگرچہ اجمالی ہے اور متعدد تخلیق کاروں کے نام اس میں نظر نہیں آتے، جیسے شاعری میں ابوالمجاہد زاہد، شبنم سبحانی، انور عزمی اور انور صدیقی وغیرہ۔ افسانے میں ابن فرید، نعیم صدیقی اور تنقید میں ابن فرید کے نام نہیں لیے گئے۔ ناول کو انھوں نے سرے سے قابلِ اعتنا ہی نہیں سمجھا۔

دیباچے میں مہراختر وہاب کے بعض بیانات محلِ نظر ہیں۔ اسی طرح محمد حسن عسکری کی پاکستانی ادب کی تحریک اور اسلامی ادب کی تحریک میں خطِ امتیاز نہیں کھینچا گیا۔ مہر صاحب اِن دنوں گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج لیہ کے پرنسپل ہیں۔ کتنا اچھا تھا اگر وہ ان ۲۵ برسوں میں اپنے مقالے میں اضافے کر کے اسے تازہ (اَپ ڈیٹ) کر دیتے۔ اس طرح یہ اور زیادہ وقیع اور حوالے کی چیز بن جاتا۔ بحالتِ موجودہ بھی یہ افادیت سے خالی نہیں بلکہ اسلامی ادب کے موضوع پر تو یہ اب بھی ایک اہم حوالہ ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ اشاعتی معیار بہت اچھا ہے۔ کتاب تین برس پہلے (اپریل ۲۰۱۰ء میں) طبع ہوئی، اس لحاظ سے قیمت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

منزلِ مُراد، ضیاء الاسلام انصاری، ترتیب و ادارت: شگفتہ عمر۔ ناشر: مکتبہ راحت الاسلام، مکان ۲۶، سٹریٹ ۴۸، ۴/۴، F-8، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۶۶۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔

پیکجنگ اور مارکیٹنگ کے اس دور میں کتاب کے مشتملات کے برابر یا زیادہ اہمیت اس کی